صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

اللہ جل جلالہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے نبی یا آخری؟

ایک بندۂ خدا

نام کتاب　　اللہ کے محبوب ﷺ پہلے نبی یا آخری؟

مصنف　　ایک بندہ خدا

کمپوزنگ　　**حافظ محمد کاشف قمر عطاری امینی**

خادم آستانہ امینیہ

ملنے کا پتہ

جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

نوٹ　　

حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ

مفتی محمد حامد رضا خان قادری برکاتی ارشاد فرماتے ہیں

مانی ہوئی باتیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔

اول **ضروریات دین**

جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ۔

دوم **ضروریات مذہب اہل سنت**

اہل سنت و جماعت جن کا منکر گمراہ بد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگر چہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو۔

سوم **ثابتات محکمہ**

ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی و آثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی جبکہ اس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح و مضمحل کردے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم و جمہور علماء سند وافی فان ید اللہ علی جماعۃ (یعنی بے شک اس جماعت پر اللہ کا دست قدرت ہے)

چہارم **ظنیات محتملہ**

ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے ان کے لیے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لیے گنجائش بھی رکھی ہو۔

ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بیوقوف ہے یا مکار فیلسوف ع

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد
گر فرق مراتب نکنی زندیقی

(فتاویٰ حامدیہ صفحہ ۱۳۴ مطبوعہ شبیر برادرز)

اللہ کی قسم ہمارے آقا و مولی ﷺ ہی آخری نبی ہیں

یہ بات ضروریات دین میں سے ہے کہ ہمارے آقا و مولی ﷺ سب نبیوں رسولوں کے امام اور سب سے آخری نبی ہیں قرآن پاک کی تقریباً 100 آیات کریمہ اور تقریباً 200 کے قریب احادیث مبارکہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے

بالفاظ دیگر نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا یہ ضروریات دین میں سے ہے اس کا منکر یا اس میں شک کرنے والا یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے

ختم نبوت کا معنیٰ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

نوع آخر

نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی ﷺ کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

(فتاوی رضویہ جلد 15 صفحہ 669 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

سیدی اعلیٰ حضرت نے ختم نبوت کا یہ معنیٰ اپنی طرف سے گھڑ کر پیش نہیں کیا بلکہ قرآن وسنت کا نچوڑ پیش کیا ہے

صرف ایک چیز آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے وحی کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں

1 وہ وحی جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی

2 وہ وحی جو نبی کریم ﷺ سے پہلے نازل ہوئی

اگر کوئی وحی نبی کریم ﷺ کے بعد نازل ہونا ہوتی تو اللہ کریم اس کا بھی ذکر کرتا۔

ارشاد گرامی ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ (پارہ ۱، البقرہ ۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی

اس پر چند دلائل ملاحظہ ہوں۔

نمبر 1 **محدث ابو نعیم** نے (ام المومنین محبوبہ محبوب رب العلمین حضرت سیدہ) عائشہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو سنا کہ وہ ان جانوروں کے کھانے کو برا کہہ رہا تھا جو کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے گیے ہوں میں نے ان جانوروں (کے گوشت) کو چکھا تک نہیں جو کہ نصب یعنی استھانوں پر ذبح کیے گیے ہوں حتیٰ اکرمنی اللہ برسالتہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول بنا کر مجھے عزت بخشی۔

(الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی جلد 1 صفحہ 89)

نمبر 2 **حضرت سیدنا علی المرتضیٰ** کرم اللہ تعالیٰ سے ایک حدیث روایت کی گئ ہے جس کے آخر میں یہ بھی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ ماھممت بعدھا ابدا بسوء مما یعمل اھل الجاھلیۃ حتیٰ اکرمنی اللہ بنبوتہ *ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ

پھر اللہ کی قسم میں نے اس کے بعد اہل جاہلیت جو (تفریح طبع) کے لیے نا مناسب کام کرتے تھے ان کا ارادہ تک نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

مجھے نبوت عطا فرما کر عزت بخشی۔ (المستدرک مع التلخیص جلد 4 صفحہ 245)

مندرجہ بالا ارشاد گرامی سے معلوم ہوا کہ اگر نبی کریم ﷺ پیدائشی نبی ہوتے تو یہ کبھی نہ فرماتے حتیٰ اکرمنی اللہ بنبوتہ

امام حاکم نے اس حدیث شریف پر جو باب قائم کیا ہے

عصمت النبی عن عمل الجاهلية قبل النبوة

اگر نبی کریم ﷺ پیدائشی نبی ہوتے: تو نبوت سے پہلے نبی کریم ﷺ کا اعمال جاہلیت سے بچنا؛ کا کیا مطلب؟

نمبر 3 **امام بیہقی** علیہ الرحمۃ **جلیل القدر تابعی حضرت امام شعبی** سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا امام شعبی نے نزلت عليه النبوة وهو ابن اربعين سنة کہ نبی کریم ﷺ پر چالیس 40 سال کی عمر میں نبوت نازل ہوئی

(دلائل النبوۃ صفحہ 132 جلد 2 باب سن رسول اللہ ﷺ حين بعث نبيا)

نمبر 4 **امام قسطلانی فرماتے ہیں**

وقال القاضی عياض: انما ابتدیء ﷺ بالرؤيا ليلا يفجاءه

الملك ویاء تیه صریح النبوة بغتة فلا تحتملها قوی البشر

(المواھب اللدنیۃ جلد 1 صفحہ 198)

نمبر 5 **اعلیٰ حضرت** کے والد ماجد مولانا شاہ **نقی علی خاں** علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں

جب نزول وحی اور حصول مرتبہ رسالت کو تیرہ ۱۳ برس باقی رہے غیب سے ایک آواز سننے لگے کہ کوئی کہتا ہے یا محمد مگر کہنے والا نظر نہ آتا اور سات برس پہلے ایک روشنی نظر آنے لگی جس کے دیکھنے سے عجب طرح کا سرور دل میں پیدا ہوتا۔ ابن اثیر جامع الاصول میں اور ابن جوزی کتاب الوفاء میں نقل کرتے ہیں۔ کہ جب نبوت کو تین برس رہے اسرافیل آپ کی خدمت میں حاضر رہنے لگے پھر جبریل مامور بخدمت رہنے لگے اور وحی لائے **نکتہ** حکیم مطلق نے نزول وحی سے پہلے آپ پر انوار و اسرار ظاہر فرمائے اور فرشتوں کو آپ کی خدمت میں رکھا اور ان کی آواز آپ کو سنائی تا حضرت کو عالم ملکوت اور ملایکہ کی باتوں سے مناسبت ہو جائے اور رفتہ رفتہ بار نبوت کی طاقت اور مشاہدہ انوار و تجلیات جبروت ولاہوت کی قوت حاصل ہو اگر ناگہاں وحی نازل ہوتی بنائے بشریت منہدم ہو جاتی یہی سبب ہے کہ ابتداء وحی کی سچے خوابوں سے شروع ہوئی جو کچھ خواب میں دیکھتے وہی ہوتا پھر تو

ذوق وشوق اس طرف کا آپ کے دل میں زیادہ ہوا یہاں تک کہ اس شوق میں گھر اور مال اور زن وفرزند سے دل کو اصلاً تعلق نہ رہا غار حرا میں تشریف لے جاتے اور تنہائی میں اپنے مالک کی یاد کرتے اور اس محبت کو ہر روز ترقی تھی یہاں تک کہ دریائے ذکر قلبی میں مستغرق ہو گئے اور عالم غیب کے انوار واسرار ساعت بساعت آپ کے دل پر نازل ہونے اور درخت اور جانور آپ کو بشارت دینے لگے جب استعداد وقابلیت کا مرتبہ انتہا کو پہنچا

(انوار جمال مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ شبیر برادرز)

نمبر 6

محدث کبیر استاد العلماء

حضرت علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ

تحریر فرماتے ہیں۔

علامہ بیہقی نے ذکر کیا ہے کہ سید عالم ﷺ کو چھ ماہ تک سچے خواب آتے رہے۔ لہذا نبوت کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی۔ جو صبح کی روشنی کی طرح واضح ہو جاتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر فرشتہ اچانک پیغام نبوت لے کر آ جاتا تو بشری قوت اس کی متحمل نہ ہو سکتی تھی۔

(تفہیم البخاری جلد ۱ صفحہ ۳۸ مطبوعہ فیصل آباد)

نمبر 7 **تفسیر بغوی میں ہے**

فلما بلغ اربعین سنة ونبئ النبی ﷺ امن به

جب نبی کریم ﷺ کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور نبی کریم ﷺ نبی بنائے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لائے

(تفسیر معالم التنزیل جلد 4 صفحہ 160 جزء ۲)

نمبر 7 تفسیر خازن میں ہے

فلما بلغ رسول ﷺ اربعین سنة اکرمه الله تعالیٰ بنبوته واختصه برسالته فامن به ابو بکر وصدقه وهو ابن ثمان وثلاثین سنة

پھر جب نبی کریم ﷺ چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی نبوت کے ساتھ عزت بخشی اور اپنی رسالت کے ساتھ آپ ﷺ کو خاص فرمایا پس ابوبکر صدیق آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق فرمائی اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر اڑتیس سال تھی

(تفسیر خازن جلد ۴ صفحہ ۱۰۸ جزء ۲)

نمبر 8 امام قرطبی فرماتے ہیں

فلما نبئ رسول الله ﷺ وهو ابن اربعين سنة

جب چالیس سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ نبی بنائے گئے

(تفسیر قرطبی جلد ۸ جزء ۱۶ صفحہ ۱۹۴) زیر آیت حتیٰ اذا بلغ اشدہ

نمبر 9 **حضرت پیر سید مہر علی شاہ** صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

جب چالیس برس ایک روز کی عمر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت نازل فرمائی (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۱۳۳)

نمبر 10 صدر الافاضل مولانا **سید نعیم الدین** مرادآبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (خزائن العرفان علی حامش کنز الایمان صفحہ ۵۹۹ مطبوعہ دار العلوم امجدیہ زیر آیت حتیٰ اذا بلغ اشدہ)

نمبر 11 **حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی فرماتے ہیں**

دیکھو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عطائے نبوت تو اس وقت ہوئی جب کہ سورۃ علق کی پہلی آیت اقرأ باسم ربك نازل ہوئی

(تفسیر نعیمی جلد ۳ صفحہ ۴۴۹)

نمبر 12 **علامہ نور بخش توکلی فرماتے ہیں**

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

منصب نبوت سے سرفراز فرمایا

(سیرت رسول عربی صفحہ ۶۳ مطبوعہ ضیاء القرآن)

نمبر 13 **شیخ القرآن علامہ منظور احمد فیضی لکھتے ہیں**

عارف قطب سید ابو العباس تجانی فاسی کا عقیدہ کہ بشریت حضور ﷺ کا پردہ

ہے۔

حضور ﷺ قبل از نبوت والدہ ماجدہ کے بطن مقدس سے ظاہر ہونے کے

وقت سے اکابرین عارفین سے تھے۔اور آپ پر حجاب بشریت کا طاری

ہونا حضرت الوہیت کے مطالعہ سے مانع نہیں ہوا۔ (جواہر البحار جلد ۳ صفحہ ۵۲)

(مقام رسول صفحہ نمبر ۲۴۱ مطبوعہ مکتبہ محمدیہ سعید آباد احمد پور شرقیہ)

نمبر 14 اس بات پر **ساری امت کا اجماع** ہے کہ

نبی کریم ﷺ چالیس سال کی عمر مبارک میں مبعوث ہوئے

آیئے دیکھتے ہیں کہ بعثت کا معنیٰ کیا ہے

نمبر 1 **نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں**

انی لاعرف حجرا بمکة کان یسلم علی قبل ان ابعث

بے شک میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھ پر مکہ (مکرمہ) میں

میری بعثت سے پہلے سلام پڑھتا تھا

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۵)

اس حدیث شریف پر جو باب قائم کیا گیا ہے وہ ہے باب فضل نسب النبی ﷺ و تسلیم الحجر علیه قبل النبوۃ نبی کریم ﷺ کے نسب شریف کی فضیلت اور نبوت سے پہلے

آپ ﷺ پر پتھر کے سلام پڑھنے کا بیان

نمبر 2 **سیدی اعلیٰ حضرت** نے ایک حدیث منکر کا ترجمہ کرتے ہوئے بعثت کا ترجمہ کچھ یوں فرمایا

بعثت نبیاً فی السابع والعشرین من رجب ۲۷ رجب کو مجھے نبوت عطاء ہوئی (فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۴۸)

نمبر 3 حکیم الامت مولانا **مفتی احمد یار خان نعیمی** علیہ الرحمہ مرأۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں

پہلی فصل روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے (نبی بنے) (مرأۃ جلد ۸ صفحہ ۹۱)

نمبر 4 علامہ **سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی** علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں

بعثت محمدی اور نزول وحی

جب آپ چالیس برس کے ہوئے تو آپ کو خلوت محبوب ہوگئی، آپ غار

حرا میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی روز رہتے۔ اور نبوت سے چھ ماہ قبل ہی سچے اور واضح خواب دیکھنے لگے تھے کہ ایک دفعہ اچانک ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ دوشنبہ کے دن جبرائیل علیہ السلام سورۃ علق ۔۔۔ کی شروع کی آیتیں آپ پر لائے اور آپ مشرف بہ نبوت ہو گئے۔

(مقالات کاظمی حصہ اول صفحہ ۸۱)

سوال ہو سکتا ہے بعثت سے مراد اعلان ہو یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو پیدائشی نبی لیکن آپ نے نبوت کا اعلان چالیس سال کی عمر میں کیا

جواب نمبر 1 عقائد میں ہو سکتا ہے نہیں چلتا

جواب نمبر 2 بعثت کا معنی اعلان پڑھنے میں نہیں آیا اگر اس کا معنی اعلان ہو تو مندرجہ ذیل **آیات مبارکہ** کا کیا معنی ہوگا؟

1 عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾

(پارہ ۱۵ بنی اسرآءیل ۷۹)

2 وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ

3 وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ○ المایدہ آیت 12

4 قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (یسین 52

5 ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

6 فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ○ (البقرہ 259

سوال ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی وجبت لك النبوۃ آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی

تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وآدم بین الروح والجسد یعنی آدم علیہ السلام کے جسم اطہر سے روح اقدس کا تعلق بھی نہیں ہوا تھا۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ ابواب المناقب)

اس حدیث شریف سے تو ظاہر ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے نبوت عطاء فرما دی تھی۔

جواب حجۃ الاسلام **مولانا حامد رضا خاں** علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے ہم شروع میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ مانی ہوئی باتیں **چار قسم** کی ہوتی ہیں

اول **ضروریات دین**

دوم **ضروریات مذہب اہل سنت وجماعت**

سوم **ثابتات محکمہ**

چہارم **ظنیات محتملہ**

آپ ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے کہ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہونے والا مسئلہ کس قسم میں داخل ہے۔

کیا یہ ضروریات دین میں داخل ہے ؟

آپ خود ہی اس کا جواب ارشاد فرمائیں گے کہ نہیں اس لیے کہ ضروریات دین میں وہ چیزیں شامل ہیں جن کا ثبوت قرآن حکیم سے یا حدیث متواتر سے یا اجماع قطعی الدلالہ واضح الافادہ سے ہو جن میں نہ شبہ کی گنجائش اور نہ تاویل کو راہ ہو۔

یہ حدیث مبارکہ قرآن عظیم بھی نہیں نہ ہی حدیث متواتر ہے کیونکہ امام ترمذی اس حدیث شریف کی تخریج کے بعد خود فرماتے ہیں

هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابي هريرة لا نعرفه الا من هذا الوجه

یہ تو خبر واحد ہے نہ ہی اجماع قطعی الدلالت واضح الافادہ ہے۔

پھر آپ اپنے آپ سے پوچھیے کہ کیا یہ مسئلہ ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت سے ہے؟ کہ اس کے منکر کو گمراہ یا بد مذہب کہا جا سکے آپ خود اس کا جواب ارشاد فرمایں گے کہ نہیں! یہ مسئلہ ضروریات اہل سنت سے بھی نہیں ہے کیونکہ اس مسئلہ کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے نہیں ہے

یہ مسئلہ چوتھی قسم میں داخل ہے جس کے منکر کو صرف مخطی ہی کہا جا سکتا ہے یا زیادہ سے زیادہ زور شور لگا کر اس مسئلہ

کوتیسری قسم میں داخل کیا جاسکتا ہے

جب اس حدیث پاک سے ثابت ہونے والا مسئلہ

نہ ضروریات دین میں سے ہے اور نہ ہی ضروریات اہل سنت میں سے ہے تو اس مسئلہ پر فتوی بازی۔ گمراہ، بددین وغیرہ کے القابات مخالفین کو عطاء کرنا یہ دین کی کونسی خدمت ہے؟

جواب نمبر 2 قرآن وحدیث میں جہاں کئی الفاظ اپنے حقیقی معنیٰ میں استعمال ہوئے ہیں وہاں کئی الفاظ مجازی معنیٰ میں بھی استعمال ہوئے ہیں اس حدیث شریف میں جو یہ فرمایا گیا ہے

وآدم بین الروح والجسد کہ میں اس وقت بھی نبی تھا۔

جب کہ آدم علیہ السلام بھی ابھی پیدا نہ ہوئے تھے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو مجازاً نبی کہا ہے اور اس کے لیے ہمارے پاس مندرجہ ذیل قرائن موجود ہیں

نمبر 1 اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی حقیقی نبی تھے اور اسی طرح بالفعل نبی تھے تو لازم آئے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سب نبیوں سے پہلے ملی اور باقی سب نبیوں کو نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ملی حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں انا

خاتم النبیین لا نبی بعدی یا لا نبی بعدی قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہے اور جو شخص نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں ذرہ بھی شک کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔ اب یہاں کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد اور انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں تضاد ہے جب قطعی اور ظنی میں تضاد واقع ہو تو قطعی کو لے لیا جاتا ہے اور ظنی کو چھوڑ دیا جاتا ہے یا ظنی کا ایسا مفہوم بیان کیا جاتا ہے کہ جس سے قطعی کی قطعیت پر حرف نہ آئے اسکے معنیٰ میں کوئی تبدیلی نہ آئے اور دونوں قطعی اور ظنی کو مانا جا سکے۔

حدیث شریف کا مطلب یہ بنا کہ میری نبوت کا نوٹیفکیشن اس وقت جاری ہو چکا تھا جب کہ آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہ ہوئی تھی مجھے اس وقت بھی نبی کہا جاتا تھا صرف نبی نہیں بلکہ خاتم النبیین کہا جاتا تھا جس طرح کہ حضرت عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خود فرماتے سنا

انی عبداللہ وخاتم النبیین وابی منجدل فی طینتہ

(دلائل النبوت جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۶۰۰)

اور حضرت سیدنا معاذ کی حدیث کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا متیٰ کتبت نبیاً آپ کی نبوت کا نوٹیفکیشن کب جاری ہوا؟

فرمایا آپ ﷺ نے کنت وآدم بین الروح والجسد میں اس وقت لکھا گیا یعنی میرا نوٹیفکیشن اس وقت جاری کیا گیا جب کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق نہ ہوئی تھی۔

(دلائل النبوۃ بیہقی جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

امام بیہقی نے اس مضمون کی چار احادیث مبارکہ نقل کرنے سے پہلے جو باب؛ قائم فرمایا وہ ہے الوقت الذی کتب فیہ محمد ﷺ نبیا وہ وقت جس میں محمد ﷺ کی نبوت کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا

(دلائل النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹)

نوٹ: اس وقت ہی یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ جب یہ عظیم ہستی دنیا میں تشریف لے جائے گی انسانی، بشری لباس زیب تن فرمائے گی پھر ایک وقت آئے گا جب یہ غار حرا میں اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف ہوں گے تو انہیں مرتبہ نبوت، بلکہ مرتبہ خاتم النبیین عطاء کر دیا جائے گا جب انہیں یہ مرتبہ عطاء کر دیا جائے گا پھر کسی کو منصب نبوت عطاء نہیں ہوگا

نمبر 2 اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کو مجازی طور پر نبی کہا گیا ہے اس کا قرینہ یہ بھی ہے کہ نبی کے لیے انسان ہونا ضروری ہے۔

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں

نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔

(بہار شریعت جلد ا صفحہ ۳۱ مطبوعہ شبیر برادرز)

علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

نبی وہ بشر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو۔

(فیوض الباری جلد ا صفحہ ۴۳)

مولانا مفتی نذیر احمد سیالوی فرماتے ہیں

النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحیٰ الیہ

(نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۳)

جب یہ ثابت ہو گیا کہ نبی کے لیے انسان اور بشر ہونا ضروری ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں جلوہ فرماتھے اس وقت بصورت بشر اور انسان نہ تھے بلکہ نوری شکل میں تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کہا جانا صراحتاً مجاز کی دلیل ہے۔

نمبر 3 وحی کے بغیر نبی، نبی نہیں ہوتا۔

مولانا امجد علی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں

نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے۔

خواہ فرشتے کی معرفت ہو یا بلا واسطہ
(بہار شریعت جلد ۱ صفحہ ۳۱)

علامہ سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ **بھی فرماتے ہیں**

وحی خواہ فرشتے کی معرفت ہو یا بلا واسطہ مگر نبی ہونے کے لیے وحی ہونا ضروری ہے۔
(فیوض الباری جلد ۱ صفحہ ۳۲)

امام بخاری کی الجامع الصحیح کے پہلے باب (باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ) کی **حدیث نمبر** ۳ کی روشنی میں صراحتاً معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں کے ذریعے ہوئی

جب غار حرا سے پہلے وحی نبوت ہی ثابت نہیں تو

کنت نبیا و ادم بین الروح والجسد حدیث مبارک میں آپ ﷺ کو مجازاً نبی کہا گیا ہے

بندہ خدا کو نہ تو کسی سے عناد ہے نہ ہی انا کا مسئلہ۔ کسی بھائی کو اگر مندرجہ بالا تحریر میں کوئی فکری غلطی نظر آئے تو براہ کرم آگاہ فرمائے انشاء اللہ ہر صحیح بات کو تسلیم کیا جائے گا۔

نیز حدیث پاک متی وجبت لك النبوة کا ایسا مفہوم درکار ہے جس سے کائنات کے والی اللہ کے محبوب ﷺ کی ختم نبوت پر حرف نہ آئے۔

اگر کوئی صاحب ایسا مفہوم ارسال فرمائے تو بصد شکریہ قبول کیا جائے گا۔

الھی انت مقصودی ورضاك مطلوبی

اعطنی محبت ذاتك ومعرفت صفاتك

اے میرے معبود تو ہی میرا مقصود ہے اور میں صرف اور صرف تیری رضا

چاہتا ہوں مجھے اپنی ذات کی محبت بھی عطاء فرما اور اپنی صفات کی پہچان بھی۔

ایک بندہ خدا

محمد عبد المجید عطاری امینی

خادم جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا اللہ جل جلالہ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ختم نبوت

از
محمد سعید احمد اسعد

جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: ختم نبوت

مصنف: محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

کمپوزنگ: حافظ محمد کاشف قمر عطاری امینی

ہدیہ: 10 روپے

ملنے کا پتہ: جامعہ امینیہ رضویہ
شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

فون نمبر: 041 -2658646

سال اشاعت: دسمبر 2013

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

ختم نبوت کی اہمیت

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے،

(فتاوی رضویہ جلد ۱۵، صفحہ ۶۳۰)

4

ختم نبوت کا معنیٰ

آیت خاتم النبیین کے تحت

نمبر 1: صدر الافاضل مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں

یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور پچھلے ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

(خزائن العرفان زیر آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سورۃ احزاب آیت نمبر ۴۰)

نمبر2: ماہر رضویت ڈاکٹر مسعود صاحب کے والد گرامی فرماتے ہیں

وہ تو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاتم النبیین ہیں۔ نبوت آپ پر ختم ہوگئی، آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی تھی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نازل ہونے کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے تو وہ کافر خارج از اسلام۔

(تفسیر مظہر القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۸)

نمبر 3 مولانا عبدالتواب صدیقی اچھروی کے والد مولانا محمد عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں۔

وانّٰہ خاتم الانبیاء اور بے شک مصطفٰی ﷺ تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں

یونہی سب سے آخر نبوت آپ کو ہی ملی ہے، آپ کے بعد اور کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

(مقیاس النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ اسی مضمون کے تحت چند احادیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں

نمبر 1: نوع آخر (ف) خاص امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

ف: نوع ششم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوگئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم بتصحیح اسناد مستدرک، اور طبرانی معجم کبیر واوسط، اور ابوبکر عاقولی فوائد میں، اور ابن مردویہ مطولاً اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المؤمنین مولیٰ علی اور احمد وحاکم وطبرانی وعقیلی حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد وبزار وابوجعفر بن محمد طبری وابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی بافادہ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر، اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب وزید بن ارقم وحبشی بن جنادہ وجابر بن سمرہ ومالک بن حویرث وحضرت ام المؤمنین ام سلمہ، زوجہ امیر المؤمنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو

مدینے میں چھوڑا امیر المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی غیر انه لا نبی بعدی یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۷۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

نمبر2: ف: نوع پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۷۴ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

نمبر3: احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل ١ ،وفی لفظ للشیخین فانا اللبنة وانا خاتم النبیین ٢ میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرنے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی

انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔
(ا۔ مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مطبع مجتبائی دہلی ص ۵۱۱)(۲ صحیح البخاری، باب خاتم النبیین، قدیمی کتب، کراچی۔ ۱/۵۰۱) (صحیح مسلم، باب ذکر کونہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۲۴۸)
(فتاوی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۶۷ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

نمبر4: نوع آخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی ﷺ کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۵، صفحہ ۶۶۹)

سوال: اگر نبی اکرم سید عالم ﷺ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں تو پہلی اینٹ کون ہیں؟

جواب: نمبر1: حدیث میں ہے کہ اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد
(نبراس صفحہ ۴۴۵)

نمبر2: امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اول الرسل اٰدم و اٰخرھم محمد۳ (نوادر الاصول حکیم ترمذی) سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

(فتاوی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۶۷ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

نمبر3: تفسیر ابن کثیر نے متعدد اسنادوں سے بروایت حضرت ابوذر روایت کی فرماتے ہیں: میں نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ کل نبی کتنے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار میں نے عرض کیا کہ ان میں رسول کتنے ہیں فرمایا تین سو تیرہ۔ میں نے عرض کیا پہلے نبی کون ہیں فرمایا

آدم علیہ السلام۔ اسی روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کے پہلے نبی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کے آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام اور تمام نبیوں میں پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔ آخری نبی ہیں ،

(تفسیر ابن کثیر زیر آیت ۱۶۳ سورۃ النساء) (تفسیر نعیمی جلد ۶ صفحہ ۹۸، ۹۹ زیر آیت ۱۶۳ سورۃ النساء)

نوٹ: بعض احباب اپنے اپنے مقاصد کے پیش نظر اس ناچیز کے متعلق پراپیگنڈہ میں مصروف ہیں کہ سعید اسعد

(۱) نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو گیا ہے (معاذ اللہ)

(۲) سعید اسعد وہابی ہو گیا ہے (العیاذ باللہ)

(۳) سعید اسعد نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نزول وحی تک بالکل اپنے جیسا عام انسان سمجھتا ہے (استغفر اللہ)

یہ پراپیگنڈہ کرنے والے حضرات غلط کر کے اپنی نیکیاں ہی مجھ گناہگار کو دیکر میرا بوجھ ہلکا کر رہے ہیں اللہ کریم ان کو اس بات کی جزاء دینے والا ہے۔

مقصد صرف اتنا ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند ختم نبوت کا مندرجہ بالا معنیٰ تسلیم نہ کر کے اپنا بیڑا غرق کر بیٹھے اسی طرح کہیں ہمارے احباب بھی وہی غلطی کر کے اپنا اخروی نقصان نہ کر بیٹھیں۔ وگرنہ مجھے نہ گالیاں کھانے کا شوق ہے اور نہ ہی فتوے سہنے کا۔

الھی انت مقصودی و رضاك مطلوبی۔ اعطنی محبة ذاتك و معرفة صفاتك

چوکیدار عظمت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد سعید احمد اسعد

حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر کا عکس

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم

امابعد — سید العالمین نبی الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کے متعلق فقیر کا وہی عقیدہ و نظریہ ہے جو کہ
سیدی اعلیٰحضرت امام اہلسنت بریلوی قدس سرہ
سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہ
کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اس وقت بھی بالفعل نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام
کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی جیسے کہ خود سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
کا اپنا ارشاد گرامی ہے کنت نبیا و آدم بین الروح
والجسد او کما قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —
لہٰذا میرے احباب و مریدین اور دوستوں سے جس کا عقیدہ
اس کے خلاف ہوگا میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا
نہ وہ مجھ سے ملے نہ میرے پاس آئے فقط واللہ تعالیٰ الموفق للصواب

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ
۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ

Mohammad Saeed Ahmad Asad
(President Pakistan [illegible])
[illegible] Jamia Aminia Rizvia [illegible] Colony Faisalabad.

محمد سعید احمد اسعد صدر پاکستان سنی تحریک
ناظم اعلیٰ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد ☎ 653823

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی و مرشدی شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ

عرض مسنون سلام کریمہ

الحمد للہ مصطفوی دور الاعلیٰ مسلک کے تحت اپنی ماتحت مسئلہ کے بارے میں قرآن و سنت، اکابرین اہل سنت کے ارشادات کے تحت اپنا موقف جو کر کے ۔ تکلیف پر مشتمل ہے آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تھا جس پر آپ نے اظہار اطمینان بھی فرمایا تھا اور اسکی تحریر آنا بھی فرمائی تھی لیکن تازہ صورتحال کے بعد مجھے یوں لگ رہا ہے کہ شاید یہ مسئلہ سمجھنے میں کسی کو کسی غلطی لگ رہی ہے اس لئے آپ ایک تحریر ثبت فرما دیں میں ان شاء اللہ اس پر دستخط کر دوں گا ۔ پھر لکھیں آپ کی دعاؤں کے طفیل ادھر ہی رہنا چاہتا ۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
محمد سعید احمد اسعد غفرلہ

۲۷ مارچ ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم و السلام — مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق جو موقف سیدی حضرت مفتی پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہی موقف ہمارا ہے — اور ہم ان شاء اللہ اسی موقف پر قائم ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی انبیاء و آدم میں ان روح والجسد اور ہم ہر ایک قسم پر بحث نہیں کریں گے بلکہ ہم تسلیم کرتے ہوئے مانتے ہیں

فقط فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ —
محمد سعید احمد اسعد غفرلہ

فقیر ابو سعید غفرلہ علماء اہلسنت کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ آئندہ کوئی اس مسئلہ کے متعلق تحریر آ یا تقریر آ کچھ بحث نہ کریں کیونکہ ایسے اختلافات سے انتشار و خانہ جنگی ہوتی ہے والسلام

دعاگو محمد ابو سعید غفرلہ